کتاب نما

The History of the Qura'anic Text from Revelation to Compilation: A Comparative Study with Old and New Testaments [وحی سے تدوین تک قرآنی متن کی تاریخ، عہدنامہ جدید اور عہدنامہ عتیق سے تقابلی جائزہ]۔ مصنف: محمد مصطفیٰ الاعظمی۔ ناشر: اسلامک اکیڈمی، لسٹر برطانیہ۔ صفحات: ۳۷۶۔ قیمت: درج نہیں۔

اسلام ابتدا ہی سے مستشرقین کے علمی حملوں کی زد میں رہا ہے۔ انھوں نے اسلام کو عیسائیت اور یہودیت کی ایک مسخ شدہ شکل ثابت کرنے کی بڑی کوششیں کی ہیں۔ ابھی تک تو بات حدیث کی صحت اور سند تک تھی، اب یہ کہا جانے لگا ہے کہ قرآن کا متن بھی مستند نہیں ہے اور عہدنامہ قدیم و جدید کی طرح قرآن بھی بعد میں مرتب کیا گیا ہے۔ آرتھر جیفرے اور ایک پورے گروہ نے اپنی دانست میں بڑی 'علمی تحقیقات' کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن دوسری تیسری صدی کا ایک من گھڑت افسانہ (نعوذ باللہ) ہے۔

زیرِتبصرہ کتاب اسی موضوع پر ایک ہندستانی اہلِ علم مصطفیٰ الاعظمی کی تصنیف ہے۔ یہ دیوبند اور جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل ہیں۔ انھیں شاہ فیصل ایوارڈ بھی ملا ہے (۱۹۸۰ء)۔ ان کی یہ تصنیف گہری تحقیق پر مبنی ہے جس میں اب تک اسلام پر کیے گئے حملوں کا، دستاویزات کی بنیاد پر موثر دفاع کیا گیا ہے۔ مصنف کو کتاب کی تحریک ماہنامہ اٹلانٹک کے مشہور مضمون ''قرآن کیا ہے؟'' (۱۹۹۹ء) سے ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں مغرب کے 'تعصّبات' 'دُہرے معیارات' دیدہ دلیری اور بعض اوقات صہیونی اثرات کے بارے میں اپنا مؤقف مضبوطی اور محنت و کاوش سے پیش کرنے کے بعد عہدنامۂ عتیق (ص ۲۱۱ تا ۲۶۱) اور عہدنامہ جدید (ص ۲۶۵ تا ۲۹۸) کے

مختلف حصوں کے عکس بھی دیے ہیں اور ان کی تحریف کو ثابت کیا ہے۔ انھوں نے ۶۴ صحابہ کرامؓ کی فہرست دی ہے جنھوں نے حضرت زید بن ثابتؓ کے علاوہ بطور کاتب کام کیا۔ وہ آنکھیں بند کر کے اس بات پر یقین نہیں کرتے کہ استنبول اور تاشقند کے نسخے وہی ہیں جنھیں حضرت عثمانؓ نے پھیلایا تھا۔

الاعظمی کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ بائبل کا بھی اسی معیار پر جائزہ لیا جائے تو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے وجود ہی سے انکار کرنا پڑے گا، اور یہ عہدنامے گم نام قصے کہانیاں معلوم ہوں گے۔ یہ مذاق کی بات نہیں کہ یہودیت اور عیسائیت کا تقابل قرآن کے اڑھائی لاکھ نسخوں اور عہدرسالتؐ کے لاکھوں حفاظِ کرام سے کیا جائے جو علاقائی لب و لہجے کے اختلاف کے علاوہ ایک ہی متن پڑھتے رہے۔ اس کا موازنہ اس حقیقت سے کیجیے کہ دوبارہ منظرعام پر آنے سے قبل تورات یہودی علمی تاریخ سے آٹھ صدیاں غائب رہی۔ اس کا کوئی مستند متن موجود نہیں اور یہ کہ عہدنامۂ عتیق کا عبرانی زبان میں جو مکمل مسودہ سامنے آیا وہ ۱۰۰۸ عیسوی کا ہے۔

مصنف کو بخوبی علم ہے کہ ہر طرح کے علمی شواہد کے باوجود، مستشرقین مسلمانوں کے عقائد کو ناقابلِ اعتبار سمجھتے رہیں گے اور وہ اپنے اس موہوم خیال کو حقیقت بنا کر پیش کرنا بند نہیں کریں گے کہ قرآن نبی کریمؐ کی وفات کے ۱۵ برس بعد یکجا کیا گیا اور لکھا گیا۔ ان کا یہی مؤقف رہے گا کہ قدیم عربی رسم الخط ناکافی تھا اور قرآن ۱۰۰ سال تک زبانی روایت رہا۔

بہرحال الاعظمی کی یہ کتاب اہم ہے اور امید ہے کہ وہ تمام مسلمان کو جو دعوہ سے متعلق ہیں اور علم وتحقیق سے وابستہ ہیں، اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (مراد ہوف مین، ترجمہ وتلخیص: عبداللّٰہ شاہ ہاشمی۔ مسلم ورلڈ بک ریویو ۲۰۰۴ء)

قرآنی معجزات اور جدید سائنس، راجا عبداللہ نیاز۔ ناشر: مثال پبلشنگ، ۲۲-اے، حبیب بلڈنگ، چوک اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۷۲۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

راجا عبداللہ نیاز (۱۸۹۵ء-۱۹۷۱ء) لیّہ کے رہنے والے تھے۔ ساری عمر درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ مطالعے کے رسیا اور شعروسخن کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ متعدد تصانیف نظم ونثر

(خدا اور اس کے رسول، یہ ہیں کارنامے رسولؐ خدا کے، صبحِ سخن) چھپ چکی ہیں مگر بہت سا تحریری کام غیرمطبوعہ ہے اور کچھ گم یا ضائع بھی ہوگیا۔ زیرنظر کتاب پروفیسر جعفر بلوچ کی سعی و کاوش سے شائع ہوئی ہے۔

کتاب کے ایک حصے میں خوارق، انبیا بہ شمول اور رسول اکرمؐ کے بعض معجزوں، نیز انسانی مشاہدے میں آنے والے عجیب وغریب اور حیرت انگیز واقعات، مثلاً: مُردے ہم کلام ہوتے ہیں، خوابوں میں سچی پیش گوئیوں اور ایسی باتوں کا تذکرہ ہے جن سے قوانینِ فطرت ٹوٹتے اور بدلتے محسوس ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے اخبارات، رسائل اور انگریزی کتابوں کے بکثرت حوالے دیے ہیں۔

ایک حصے میں قرآنِ حکیم کے معجزات کا ذکر ہے۔ (حفاظتِ قرآن، آیاتِ قرآنی میں شفا کی تاثیر، قرآن ایک بے مثال ادب پارہ، قرآنی نکات اور جدید سائنسی اکتشافات وایجادات وغیرہ)۔ اس حصے میں مصنف نے قرآن اور فلسفۂ اخلاقیات، اسی طرح اسلامی عبادات کی انفرادیت اور پھر قرآنی پیش گوئیاں جیسے عنوانات کے تحت بھی دل چسپ واقعات بیان کیے ہیں۔

جناب احمد جاوید نے اپنے فاضلانہ دیباچے میں کہا ہے کہ کتاب کا بیشتر حصہ سائنس کے اور دینی مزعومات کے رد پر مشتمل ہے۔ مصنف نے معجزات، کرامات اور دیگر خوارق کی تسلیم شدہ مثالوں سے یہ ثابت کرنے کی سعیِ محمود کی ہے کہ کائنات، سائنس کے تصورِ اسباب وعلل کی بنیاد پر نہیں بلکہ مشیتِ الٰہیہ پر چل رہی ہے۔

اگرچہ کتاب کی تدوین ٹھیک طرح سے نہیں ہوسکی لیکن جملہ مباحث بہت دل چسپ اور مصنف کی علمیت اور وسیع مطالعے کے آئینہ دار ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

A Strife between Religion and Politics in Abbasi Period [عہدعباسی میں معرکۂ دین وسیاست]، نعیم صدیقی، مترجم: ڈاکٹر مقبول الٰہی۔ ناشر: الفیصل ناشران، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۰۹۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

بقول مصنف ہمیں ''ایسے فنِ تاریخ نگاری کی ضرورت ہے جو ہمیں اپنے آپ کو جاننے

پہچاننے میں مدد دے''۔ چنانچہ یہ کتاب ہمیں خود احتسابی کی دعوت دیتی ہے۔ اولین طور پر یہ اُردو زبان میں معرکۂ دین و سیاست کے نام سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی تھی۔

مصنف نے خلافتِ عباسیہ کا عمومی جائزہ لیا ہے۔ خلافت کی بادشاہت میں تبدیلی سے معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ انھوں نے بظاہر ''خلفا'' مگر اصل میں شاہانِ عباسیہ کے کردار پر سیرحاصل بحث کی ہے۔ اس دور میں کیے گئے تشدد اور ظلم و زیادتی پر مبنی اقدامات نہ اسلام کی نمایندگی کرتے ہیں نہ مسلمانوں کی، یہ بادشاہوں کے اپنے ذاتی فیصلے تھے۔ ''فوج کی سیاسی مداخلت'' ایک اہم باب ہے جسے پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ ہم نسلوں بعد بھی وہی غلطیاں دُہرا رہے ہیں۔ اسلامی خزانے میں ہونے والی خرد برد اور ایسے واقعات کی نشان دہی کی ہے جو اسلامی تاریخ و ثقافت کے چہرے پر دھبے ہیں۔ حکومت کا محکمہ قضا اور عدلیہ بھی دل چسپ واقعات سے پُر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نامور علما، صلحا اور قضات نے جبر اور لالچ کو خاطر میں لائے بغیر ہمیشہ حق گوئی اور عدل وانصاف کا علم تھامے رکھا۔ آخری باب میں امام ابوحنیفہؒ کے انقلابی تصورات اور کارناموں کے ضمن میں درباری علما کے فتنۂ خلقِ قرآن اور فتنۂ اعتزال پر بھی سیرحاصل بحث کی گئی ہے۔

ڈاکٹر مقبول الٰہی نے ایک علمی کتاب کو انگریزی میں ڈھالنے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ مترجم خود بھی ایک فاضل شخصیت اور ادیب ہیں۔ چنانچہ انھوں نے نعیم صاحب کی شستہ اور ادیبانہ زبان اور شاعرانہ جملوں کا مفہوم کامیابی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔

کتاب مجلد ہے اور اچھے کاغذ پر، خوب صورت سرورق کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ تاریخ، عدلیہ، آزادیِ راے اور اسلامی انقلاب کے لیے کام کرنے والوں کے لیے یہ ایک نادر تحفہ ہے۔ (محمد ایوب منیر)

صبحِ نو، راجا ذاکر خان۔ ناشر: ۶- طارق سنٹر، کریم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

اُمت مسلمہ مصائب و آلام اور مظلومیت کی زندگی گزار رہی ہے لیکن اپنے مسائل کی حقیقی

نوعیت سے بے خبر ہے اور نہیں جانتی کہ ان کا حل کیسے نکل سکتا ہے۔ زیرنظر کتاب میں اُمت کے ایک بہت اہم اور سلگتے ہوئے مسئلے اور مشرقِ وسطیٰ کے ناسور فلسطین کی نوعیت، پس منظر اور پیش منظر کو واضح کیا گیا ہے۔

بقول عبدالرشید ترابی: پاکستان میں مسئلہ فلسطین کو اجاگر کرنے کے لیے ذاکر خان نے بہت بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ وہ دردِ دل رکھنے والے ایک نوجوان قلم کار ہیں۔ انھوں نے مسئلہ فلسطین کی نوعیت، حماس اور پی ایل او کی جدوجہد، انتفاضہ، جہاد فلسطین میں خواتین کے کردار، مہاجر کیمپوں اور اسرائیلی جیلوں میں بے گناہ فلسطینیوں پر بے پناہ مظالم اور ان کی حالت زار پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ انسانی حقوق اور معاہدات کے حوالے سے مغرب اور امریکا کا کردار کیا ہے اور عالمی صہیونی تحریک اور موساد، بھارت کی مدد سے مسلم ممالک کو ختم کرنے کے کیا منصوبے رکھتی ہے؟ کتاب اپنے موضوع پر جامع ہے اور مسئلہ فلسطین پورے سیاق وسباق کے ساتھ اُجاگر ہو جاتا ہے۔(ع - ش - ہ)

حرمتِ سود، ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا، مترجم: مظفر قریشی۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۹۴۔ قیمت: ۴۵ روپے۔

ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا گذشتہ ۳۰ برس سے اسلامی معاشیات اور اسلامی بنک کاری پر گراں قدر کام سرانجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے عرصۂ دراز تک پاکستان کے مختلف اداروں کے علاوہ سعودی عریبین مانٹیری ایجنسی اور اسلامی ترقیاتی بنک کے ادارے اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں بطور مشیر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس دوران میں انھوں نے ۱۲ کتب اور ۸۱ مقالے تحریر کیے۔

زیرتبصرہ کتاب مصنف کے تین انگریزی مقالوں کا مجموعہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے معاشی زندگی کے بعض سلگتے مسائل پر بحث کی ہے۔ ایک شعوری مسلمان ان سوالات کے مدلل جوابات کا طالب ہوتا ہے، مثلاً: کیا اسلام نے واقعی سود کو حرام قرار دیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟ حرمتِ سود کے پیچھے کیا حکمتِ کارفرما ہے؟ مزید برآں کیا سود کے بغیر بنک کاری کا نظام ممکن ہے؟

ڈاکٹر محمد عمر چھاپرا نے حرمتِ سود کی حکمتوں اور مصلحتوں پر نئے انداز سے تحقیق کے ذریعے مندرجہ بالا سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ انھوں نے ربا اور سود کے درمیان لفظی خلطِ مبحث کی بنیاد پر بعض لوگوں کی طرف سے پیدا کیے گئے فرق کو قوی دلائل سے رد کیا ہے۔ اسی طرح ربا النسیہ اور ربا الفضل کے بارے میں پیدا کی گئی الجھنوں کا شافی جواب دیا ہے۔

غیرسودی بنک کاری کے بارے میں کچھ لوگ تو سنجیدگی سے کچھ سوالات اٹھاتے ہیں مگر بعض لوگ بلاوجہ ہی اشتباہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اخلاقی انحطاط کی وجہ سے اسلامی بنک کاری ممکن نہ ہوگی؟ اس اہم سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جدید بنک کاری کے تجربات کی بنیاد پر کئی عملی تجاویز دی ہیں جن کے ذریعے اس مسئلے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اسلامی بنک کاری کے ضمن میں ہونے والی کامیابیوں کا احوال بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی بنک کاری کی راہ میں حائل مشکلات کا حل بھی تجویز کیا گیا ہے۔ مزید برآں ہر باب کے اختتام پر حواشی اور مصادر دیے گئے ہیں۔

یہ کتاب اسلامی معاشیات اور اسلامی بنک کاری کے موضوع پر اردو زبان میں ایک خوب صورت اضافہ ہے۔ (پروفیسر میاں محمد اکرم)

سفرنامہ محبوبیہ، ابوالامتیاز ع، س، مسلم۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۵۲۔ قیمت: ۲۷۰ روپے۔

سفرنامہ محبوبیہ بلاد اسلامیہ (ترکی، شام، مصر، لبنان، اردن، دبئ اور حجاز) کے اسفار پر مشتمل ہے۔ مصنف ایک راست فکر دانش ور، بلند پایہ انشاپرداز، عمدہ شاعر اور صاحبِ اسلوب قلم کار ہیں۔ ان کا مطالعہ وسیع ہے اور اپنے مشاہدات اور تجربات کی وسعت کے سبب ان کے ہاں ایسی بصیرت ملتی ہے جو دیگر سفرنگاروں میں کم کم پائی جاتی ہے۔

سفرنامے کے مصنف نے ۱۷، ۱۸ سال عرب امارات میں بسر کیے اور ان ممالک کے بیسیوں نہیں دوسو بار سفر کیے۔ گردوپیش اور وہاں کے ماحول اور معاشروں میں جذب ہوکر ان کا مطالعہ اور تجزیہ کیا، تاریخ کا نہ صرف مطالعہ کیا بلکہ تاریخ کو بنتے بگڑتے دیکھا۔ معاشرت کی

جھلکیاں بار بار سامنے آتی ہیں۔ مصنف کا ماٹو ہے کہ سفر' علم وعمل اور عرفان و آگہی کی عملی درس گاہ ہے۔اس لیے ان کا یہ سفرنامہ فکرونظر کے نئے دریچے کھولتا ہے۔ نامور کالم نگار عرفان صدیقی کے بقول: ''یہ بالکل ہی منفرد انداز واسلوب کا سفرنامہ ہے جس میں مسافر یا سیاح محض گردوپیش کے مناظر' تہذیب و معاشرت کے رنگ ڈھنگ' افراد کے انداز و اطوار' قابلِ دید مقامات کی سج دھج...... ذاتی تجربات و مشاہدات ہی کا تذکرہ نہیں کرتا بلکہ ٹھوس افکار اور سنجیدہ مباحث کا دبستان کھول دیتا ہے''۔

پیش لفظ ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر کے قلم سے ہے۔ کتابت وطباعت عمدہ ہے۔ تصاویر بھی شامل ہیں۔ص ۳۳ کی پہلی تصویر ایاصوفیا کی ہے' نہ کہ مسجد سلیمانیہ کی۔ (ع - ش - ہ)

تعارف کتب

☆ Holy Quran [قرآنِ مقدّس]' مترجم: (کرنل) محمد ایوب خاں۔ ناشر: ہولی قرآن سوسائٹی' ۲۹۴' توسیع' کیولری گراؤنڈ' لاہور کینٹ۔ صفحات: ۴۸۸۔ قیمت: درج نہیں۔ [قرآن پاک کا سادہ انگریزی ترجمہ۔ مترجم کی تجویز ہے کہ بیرونِ ملک جانے والے یہ ترجمہ قرآن مترجم سے حاصل کریں اور انگریزی خواں قارئین تک پہنچائیں۔]

☆ عہد رواں کی ایک عبقری شخصیت (علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی)' مولانا محمد امین نورانی۔ ناشر: بزم انوارالقرآن' مدنی مسجد' گلشن اقبال' بلاک ۵' کراچی۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: درج نہیں۔ [مولانا شاہ احمد نورانیؒ کی زندگی اور ان کے علمی' دینی' سیاسی اور تبلیغی کارناموں کا ایک جامع مرقّع۔ مولانا مرحوم کی متعدد تصاویر بھی شاملِ کتاب ہیں۔]

☆ موضوعاتی اشاریۂ السیرہ ونعت رنگ' مرتب: حافظ سید محمد اظہر سعید۔ ناشر: سیرت اکادمی بلوچستان' ۲۷۲-اے' او بلاک III' سیٹلائٹ ٹاؤن' کوئٹہ۔ صفحات: ۶۰۔ قیمت: ۲۵ روپے۔ [سیرت کے دو رسائل السیرہ عالمی' ششماہی' اور نعت رنگ (شمارہ ۱ تا ۱۲) میں شائع ہونے والے مضامین' نعتوں' تبصروں وغیرہ کا اشاریہ۔ اس موضوع سے دل چسپی رکھنے اور اس پر تحقیق کرنے والوں کے لیے ایک مفید راہ نما۔]

☆ کاروانِ خیال' مرتب: گوہر ملسیانی۔ ناشر: ادارہ عکسِ صادق' مظہر فرید کالونی' صادق آباد۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: ۸۱ روپے۔ [رحیم یار خان کے آٹھ شعرا کا تعارف اور ان کا کلام' جن کی تصاویر سرورق اور پشت پر دی گئی ہیں۔ شاعری کا ذوق رکھنے والوں کے لیے تحفہ۔]

☆ **نورِ ہدایت**' ڈاکٹر شگفتہ نقوی۔ ناشر: مکتبہ خواتین میگزین' کیمرہ مارکیٹ' ۴۲- چیمبرلین روڈ' لاہور۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۱۲۰۔ بیرون ملک: ۵ ڈالر۔[قرآن پاک کی بعض منتخب آیاتِ محکمات کا ترجمہ۔ مفہوم تفاسیر کے بغیر بھی بآسانی سمجھ آجاتا ہے۔ عام قاری کے لیے مفید' البتہ ترجمے کے ساتھ قرآن کا متن بھی دیا جاتا تو اہمیت دوچند ہوجاتی۔]